جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ

اور

امام المدرّسین تلمیذِ ملک المدرّسین
امینِ علوم بندیالوی حضرت علّامہ

ابو الفیض مفتی محمّد فضل الرحمٰن بندیالوی دامت برکاتہم العالیہ

تعارف / پس منظر / خدمات

جاری کردہ

جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ
بستی خیر آباد تحصیل پروآ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت علامہ اُستاذ العرب والعجم رحمۃ اللہ علیہ
مولانا الحافظ عطا محمد بندیالوی

مزار شریف

امام المدرّسین تلمیذِ ملک المدرّسین
امینِ علوم بندیالوی حضرت علّامہ
اَبُو الفَیض مُفتی مُحمّد فضلُ الرّحمٰن بندیالوی دامت برکاتہم العالیہ

جامعہ میں قائم مسجد شریف

جامعہ کا صدر دروازہ

امین علومِ بندیالوی سبق پڑھاتے ہوئے۔

جامعہ کی لائبریری

جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ

اور

امام المدرّسین تلمیذِ ملک المدرّسین

امینِ علوم بندیالوی حضرت علامہ

ابو الفیض مفتی محمد فضل الرحمٰن بندیالوی دامت برکاتہم العالیہ

تعارف / پس منظر / خدمات

جاری کردہ

جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ

بستی خیر آباد تحصیل پروآ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

نام کتاب: **جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ**

اور

امام المدرسین تلمیذ ملک المدرسین امین علوم بندیالوی حضرت علامہ ابو الفیض **مفتی محمد فضل الرحمن بندیالوی** دام ظلہ

تعارف / پس منظر / خدمات

مرتبین: علامہ محمد انس بندیالوی (مدرس جامعہ نضرۃ العلوم)

محمد انس رضا قادری (مدیر اعلی مجلہ "مخزن علم")

پروف ریڈنگ: نعیم عباس (متعلم جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ)

سن اشاعت: 1442ھ / 2021ء (بار اول)

جاری کردہ: جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ بستی خیر آباد تحصیل پروآ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ کا اجمالی تعارف

- ۲۰۰۵ء میں جامعہ کا قیام عمل میں آیا۔
- تاحال چار اساتذہ تدریس فرما رہے ہیں۔
- ملک پاکستان کے طول و عرض سے آئے ہوئے تاحال ۳۰۰ سے زائد طلبہ رہائش پذیر ہیں۔
- جامعہ میں ایک وسیع مسجد، ایک خوبصورت لائبریری، اور رہائش کے لیے کل ۳۲ کمرے ہیں۔
- صبح بعد نماز فجر سے دوپہر ۱۲ تک پھر بعد نماز ظہر تا مغرب درس کا سلسلہ ہوتا ہے۔
- بعد نماز عشاء تارات گئے تک مطالعہ کا سلسلہ ہوتا ہے۔
- قدیم درس نظامی کی تعلیم بندیالوی طرز تدریس میں دی جاتی ہے جس کا نصاب اگلے صفحات میں درج ہے۔
- دوپہر اور رات کو کھانا جامعہ کی طرف سے طلبہ کو دیا جاتا ہے جبکہ ناشتہ کی سہولت فی الوقت میسر نہیں۔
- جامعہ سے اب تک ۶۴ طلبہ سند فراغت حاصل کر چکے ہیں اور ملک پاکستان کے طول عرض میں دین متین کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔
- بہت جلد اس جامعہ سے بڑی تعداد میں مزید طلبہ سند فراغت حاصل کریں گے۔

اللہ تعالی اس جامعہ کو ہمیشہ شاد و آباد رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

امین علوم بندیالوی ایک نظر میں

نام: محمد فضل الرحمن بن محمد خان

لقب: امین علوم بندیالوی، شیخ القرآن

کنیت ابو الفیض

ولادت: ۱۹۶۰ء میں بستی ڈھانڈلہ تحصیل پروآ، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ہوئی

قوم: رند، بلوچ

دنیاوی تعلیم: میٹرک ۱۹۷۵ء

دینی تعلیم: ۱۹۷۶ ء دار العلوم قاسمیہ رضویہ کمبوہ شریف سے حفظ قرآن کی تکمیل کی۔ پھر ۱۹۷۸ء میں اسی دار العلوم سے درس نظامی کا آغاز کیا، جہاں مفتی محمد عمر گولڑوی اور علامہ فقیر محمد ابو الحسن صاحب سے ابتدائی کتابیں پڑھیں، ۱۹۸۳ء میں منتہی کتب پڑھنے مفتی محمد کریم بخش چشتی صاحب کے پاس بھکر آگئے، یہاں آپ دو سال رہے۔ ۱۹۸۵ء سے ۱۹۹۲ء تک سات سال ملک المدرسین حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی سے شرف تلمذ حاصل رہا، جن میں دو سال کھڈ شریف، تین سال جامعہ محمدیہ رضویہ بھکھی شریف، ایک سال جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف اور اایک سال ڈھوک ڈھمن میں رہے۔ ۱۹۹۲ ء میں جامعہ خیر المعاد ملتان میں ایک سال علامہ غلام محمد تونسوی سے کتب پڑھیں۔ ۱۹۹۳ء میں کوئٹہ کا رخت سفر باندھا جہاں محشی کتبِ کثیرہ علامہ عبید اللہ قندھاری کی خدمت میں ایک سال تک اکتساب فیض کیا۔

اساتذہ: ملک المدرسین علامہ عطا محمد بندیالوی، مفتی محمد کریم بخش چشتی، مفتی محمد عمر گولڑوی، علامہ عبید اللہ قندھاری، علامہ ابو الحسن، علامہ غلام محمد تونسوی، علامہ عبد المجید، حافظ اللہ بخش، قاری محمد علی، قاری حسن علی

بیعت: مولانا خان محمد تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلی بیعت کی ان کے وصال کے بعد سید شاہ عبد الحق گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی۔

تدریسی خدمات: ۱۹۹۴ سے ۱۹۹۹ تک پانچ سال نورانی دار العلوم ڈیرہ اسماعیل خان، ۱۹۹۹ سے ۲۰۰۶ تک سات سال عید گاہ فریدیہ تحصیل پروآ، ۲۰۰۶ سے تاحال جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ تحصیل پروآ

تلامذہ: آپ کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں میں ہے، جن میں سے کئی فضلاء پاکستان بھر کے مدارس میں منتہی کتب پڑھا رہے ہیں۔

مناکحت ۱۹۹۶ء

اولاد امجاد تین صاحبزادے

ماتحت ادارے: جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ بستی خیر آباد تحصیل پروآ

مدرسہ غوثیہ مہریہ رضویہ عید گاہ فریدیہ تحصیل پروآ

مدرسہ نور الاسلام بستی گرمانی جنٹہ تحصیل پروآ

جامعہ محمدیہ حنفیہ سلیمانیہ نائیویلہ تحصیل پروآ

جامعہ نظامیہ برکات العلم لنڈا اشریف تحصیل پروآ

جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ تحصیل پہاڑ پور

معارف القرآن حنفیہ غوثیہ تحصیل پروآ

دار القرآن تحصیل پروآ

امین علوم بندیالوی، خوشبوئے علامہ بندیالوی، شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت علامہ ابو الفیض مفتی محمد فضل الرحمن بندیالوی

سے انٹرویو

نوٹ: اکتوبر 2020 کے مہینہ میں مدرسہ انوار القرآن قادریہ رضویہ کراچی کے مدرس اور مجلہ مخزن علم کے مدیر اعلی جناب محمد انس رضا قادری صاحب (کراچی) اپنے استاد محترم **امین علوم بندیالوی حضرت علامہ ابو الفیض مفتی محمد فضل الرحمن بندیالوی صاحب** سے ملاقات کی غرض سے **جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ تحصیل پروآ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان** حاضر ہوئے، اس ملاقات کے دوران مفتی صاحب سے مجلہ "مخزن علم" کے لیے ایک تفصیلی انٹرویو لیا گیا، جسے مجلہ مخزن علم کے دسمبر ۲۰۲۰ء اور فروری ۲۰۲۱ء کے شماروں میں دو قسطوں میں شائع کیا جا چکا ہے۔ قارئین کی معلومات کے لیے کچھ ترمیم کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

سوال: آپ اپنی ابتدائی زندگی کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں۔

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: میری پیدائش ۱۹۶۰ء میں بستی ڈھانڈلہ میں ہوئی جو کہ پروآ سے تقریباً دو کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے، میرے والد کا نام محمد خان بن فتح محمد بن کوڑا خان بن مبارک خان ہے، ہم چار بھائی ہیں فتح شیر، رب نواز، گل خان اور فضل الرحمن۔ نسلاً بلوچ رند قبیلہ سے ہیں، عرصۂ دراز قبل ہمارے آباء واجداد بلوچستان سے ہجرت کر کے اس سرزمین پر آباد ہوئے، آبائی پیشہ کاشتکاری ہے۔ یہ بارانی علاقہ تھا جو کہ دریائے سندھ کے مغربی جانب واقع ہے، یہاں کافی عرصہ تک ویرانی رہی، اکثر قحط سالی رہتی تھی، اب سہولیات آچکی ہیں۔ کاشتکاری کی بھی کافی سہولیات میسر ہیں۔

سوال: آپ نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: ۱۹۷۵ء میں پروآ سے میٹرک کی تعلیم مکمل کی، پھر حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی،۱۹ پارے مرحوم حافظ اللہ بخش صاحب کے پاس حفظ کیے جو کہ نابینا تھے، باقی پارے کمبوہ شریف میں واقع خانقاہِ قاسمیہ رضویہ کی درسگاہ میں قاری محمد علی صاحب اور قاری حسن علی صاحب سے مکمل کیے۔

سوال: آپ نے سب سے پہلے درس نظامی کی تعلیم کا آغاز کہاں سے کیا؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: میں نے درس نظامی کی ابتداء بھی کمبوہ شریف کے اسی مدرسے سے کی۔ میرے استاد مولانا محمد عمر صاحب ہیں جو کہ ابھی بھی حیات ہیں اور دوسرے میرے استاد علامہ ابوالحسن صاحب ہیں جو کہ اسی خانقاہ کے سجّادہ نشین ہیں۔ ابو الحسن صاحب سے میں نے فارسی کی کتب پڑھیں جبکہ مولانا محمد عمر صاحب سے میں نے صرف ونحو شرح جامی تک اور فقہ ہدایہ شرح وقایہ تک پڑھیں۔ یہاں تقریباً میں پانچ سال تک پڑھتا رہا ہوں۔

سوال : اس کے بعد آپ نے کہاں سے تعلیم حاصل کی؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: اس کے بعد ۱۹۸۳ء میں ضلع بھکر کے قصبہ بہل شریف میں محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد مفتی محمد کریم بخش رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا۔ حضرت تفسیر، حدیث، فقہ اور تصوف میں کافی شغف رکھتے تھے۔ میں نے یہاں دو سال پڑھا۔ جس میں مثنوی شریف اور قصیدہ بردہ شریف میں نے حضرت سے سبقاً پڑھا تھا۔

سوال : یہاں آپ نے درسِ نظامی کی تکمیل کرلی تھی ؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: درسِ نظامی مکمل تو نہیں ہوا تھا لیکن کافی حد تک کتابیں ہوگئی تھیں مثلاً جلالین شریف، مشکوۃ شریف، ہدایہ، بیضاوی شریف، مختصر المعانی وغیرہ دورہ حدیث نہیں ہوا تھا۔

سوال : اس کے بعد تعلیمی سلسلہ کیسے جاری رہا؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: اسکے بعد میں بڑے استاد، استاذ العلماء علامہ عطاء محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کھڈ شریف ضلع اٹک حاضر ہوگیا۔

سوال: استاذ العلماء علامہ عطاء محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آپ کو کس نے بتایا تھا؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: استاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بتانے کی حاجت نہیں تھی استاد صاحب کی شہرت بہت تھی، آپ کا نام ہم سنتے رہتے تھے۔ مجھے آپ سے پڑھنے کا شوق ہوا کیونکہ کتابوں میں معقولات کا بڑا دخل تھا۔ کمبوہ شریف میں معقول زیادہ نہیں پڑھایا جاتا تھا۔ استاد مولانا کریم بخش رحمۃ اللہ علیہ معقول پڑھاتے تھے لیکن زیادہ نہیں پڑھاتے تھے صرف شرح تہذیب تک پڑھاتے تھے۔ اس لحاظ سے استاد عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت بہت تھے، ویسے تو وہ ہر علم میں ماہر تھے لیکن معقول میں بہت زیادہ عبور حاصل تھا۔

میں نے بڑے استاد علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہونے سے پہلے ایک خواب دیکھا تھا کہ ہم دو طالب علم ہیں، دونوں شہد تلاش کر رہے تھے پہلے جہاں ہم

تلاش کر رہے تھے وہاں درخت اور جھاڑیاں تھیں، پھر تلاش کرتے کرتے صحرا میں نکل گئے۔ وہاں آسمان سے شہد اس طرح گرنا شروع ہوا جس طرح میزاب (پرنالہ) سے بارش کا پانی گرتا ہے، ابھی زمین تک نہیں پہنچا تھا کہ میں نے پہلے اس کو دیکھ لیا، میں اس کی طرف دوڑا، ساتھی کو بھی میں نے آواز دی کہ شہد آسمان سے گر رہا ہے، چلو! میں اسکے نیچے گیا اور دونوں ہاتھ ملا کر اسے اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے پیا۔ میرا ساتھی وہیں کھڑا رہا وہ نہیں آیا۔ اس کے بعد میں بڑے استاد علامہ **عطا محمد بندیالوی** رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پڑھنے کے لیے حاضر ہوا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ بڑے استاد کی بارگاہ میں پڑھنا یہ وہ شہد تھا جو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔

استاد صاحب کے پاس جب ہم گئے تو وہاں پتہ چلا کہ سبق کا کس طرح مطالعہ کرنا ہوتا ہے؟ کس طرح سبق پڑھانے کا انداز ہوتا ہے؟ بہت کچھ استاد ہم پر اثر کر گئے، استاد کی شخصیت نے مجھے بہت متاثر کیا، می سمجھتا ہوں ان کی مثل ان کے زمانے میں نہیں تھی، بے مثل انسان تھے، بہت بلند رتبہ کے انسان تھے یعنی ان کے مرتبہ کے لحاظ سے ہمارا عقیدہ ان کے شخصیت کے ساتھ، میں سمجھتا ہوں ذرا کم تھا، استاد کا مرتبہ کئی درجہ زیادہ تھا، میں اس کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں، کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ استاد کا مرتبہ بلند ہو اور طالب علم کا عقیدہ اس سے متعلق کم ہو تو فیض صحیح نہیں آتا، جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام جب قید خانہ میں تھے، دو قیدی ساتھ تھے انہوں نے آپ سے خواب کی تعبیر پوچھی تھی تو آپ نے خواب کی تعبیر بتانے سے پہلے اپنی شخصیت کا ذکر کیا تھا کہ میں یعقوب علیہ السلام کا بیٹا ہوں، میرے دادا اسحاق علیہ السلام ہیں، میرے پر دادا ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ تو یہ ایک اہم شے ہے تاکہ ان کا عقیدہ

میری شخصیت سے متعلق ایسا ہو جائے کہ جب میں بات کروں تو ان کو فائدہ ہو، یہی وجہ ہے کہ آپ نے تعبیر بعد میں بیان کی۔

سوال: آپ حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کتنے سال تک پڑھتے رہے؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: استاد صاحب سے میں نے ابتداء سے کتابیں پڑھنا شروع کیں، جبکہ میں پہلے سات سال پڑھ چکا تھا، تقریباً ساری کتابیں دوبارہ استاد صاحب سے پڑھیں۔ میں استاد صاحب کے پاس سات سال تک پڑھتا رہا۔ سب سے پہلے میں مکھڈ شریف پہنچا، وہاں استاد صاحب نے تقریباً دو سال تک تدریس فرمائی۔ وہاں بجلی، پانی کی کوئی خاص سہولیات نہیں تھیں۔ پانی کے لیے ہمیں دریائے سندھ جانا پڑتا تھا جو کہ مکھڈ شریف کی مغربی جانب نچلی طرف واقع ہے۔ ہم وہاں جاتے تھے، پسینہ پسینہ ہو جاتے تھے، وہاں مچھروں کی بھی بہتات تھی۔ مجھے اس وقت پیر سیال خواجہ شمس العارفین غلام شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ (پیر و مرشد حضور پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ) یاد آتے تھے وہ بھی اپنے وقت میں اپنے ماموں میاں احمد دین رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تیرہ سال تک مکھڈ شریف میں پڑھتے رہے، میں سوچتا تھا کہ ہم اتنے سے عرصہ میں تنگ ہو گئے ہیں، انہوں نے اتنے سال کیسے گزارے ہونگے۔ ہمارے زمانے میں تو پھر بھی کچھ سہولیات تھیں، لیکن ان کے وقت میں تو وہ بھی نہیں تھیں۔ وہاں صاحبزادہ ناصر گل صاحب میرے ہم سبق تھے جو کہ اب مکھڈ شریف میں سجادہ نشین ہیں۔

استاد صاحب اس وقت بوڑھے ہو چکے تھے۔ میں چاہتا تھا کہ تمام کتابیں استاد سے پڑھ

لوں، میں استاد صاحب سے کہتا تھا کہ میرے اسباق آپ سے ہو جائیں، میرے دل میں یہ بات آتی تھی کہ کہیں استاد صاحب فوت نہ ہو جائیں، پھر مجھے اسباق کون پڑھائے گا، میں سمجھتا تھا کہ استاد صاحب شاید چھ سال زیادہ سے زیادہ حیات رہیں گے۔ ایک دن میں استاد صاحب کے پاس گیا، استاد صاحب اپنے گھر میں تھے، استاد کو علیحدہ مکان دیا ہوا تھا، میں نے عرض کی فلاں سبق پڑھادیں میرے اسباق رہتے ہیں۔ استاد صاحب نے فرمایا: مجھ کو تم نے کیا فارغ دیکھا ہے ؟ بس سارے اسباق آہستہ آہستہ اپنے وقت پر ہو جائیں گے۔ جیسے استاد صاحب نے فرمایا بالکل اسی طرح ہوا۔

مکھڈ شریف میں دو سال پڑھانے کے بعد استاد صاحب بھکھی شریف تشریف لے گئے، میں بھی پیچھے پیچھے وہاں چلا گیا۔ بھکی شریف میں استاد صاحب نے تین سال تک تدریس فرمائی ۔ وہاں میرے ہم سبق ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب اور مولانا حق نواز صاحب تھے۔ پھر وہاں سے استاد صاحب بندیال شریف لے آئے۔ یہاں استاد صاحب نے ہمیں دورۂ حدیث شروع کروایا، بخاری شریف، ترمذی شریف اور ابن ماجہ استاد صاحب ہمیں پڑھاتے تھے، ان کے علاوہ حمد اللہ اور توضیح تلویح بھی درس میں شامل تھیں۔ یہاں علامہ عبد الحق بندیالوی ابن استاذ العلماء علامہ یار محمد بندیالوی کے بڑے بیٹے علامہ مظہر الحق بندیالوی میرے ہم سبق تھے۔ ان کے چھوٹے بھائی پروفیسر علامہ ظفر الحق بندیالوی صاحب استاد صاحب سے مسلم الثبوت اور بیضاوی شریف پڑھ رہے تھے میں بھی تبرکاً سبق میں شامل ہو جاتا تھا کیونکہ یہ کتابیں استاد صاحب سے میں نے پڑھی ہوئی تھیں۔

پھر استاد صاحب اپنے گھر ڈھوک ڈھمن ضلع خوشاب تشریف لے آئے۔ اس سال

بہت سیلاب آئے تھے، استاد کے گھر کی دیواروں میں دراڑیں پڑ گئی تھیں، نئی تعمیر شروع ہوئی، ہم دو طالب علم اور دو مستری تھے، سب کام ہم کرتے تھے، رات کو عشا کے بعد بھی کام کرنا ہوتا تھا۔ استاد کے مکان کی تعمیر میں کافی وقت لگ گیا، سبق نہیں ہو رہے تھے، مکان تعمیر ہو جانے کے بعد سبق شروع ہوئے، مسلم الثبوت اور خیالی کے جو مقامات رہ گئے تھے وہ میں نے یہاں پڑھے، اسی طرح امور عامہ بھی یہاں پڑھا تھا۔ استاد چونکہ بوڑھے ہو چکے تھے، آپ مسجد تشریف نہیں لا سکتے تھے۔ تو رمضان شریف میں میں نے استاد صاحب کو تراویح میں قرآن پاک بھی سنایا تھا جبکہ آپ خود بھی حافظ تھے۔ ہم کتب خانہ میں تراویح پڑھا کرتے تھے۔

استاد صاحب تو ایسے تھے کہ ایک دن سبق پڑھایا، دوسرے دن استاد سبق پڑھانے لگے تو فرمایا: ہاں بھئی وہ ایک لفظ تھا اس کا مطلب سمجھے ہو؟ پہلے کل والے سبق کی تقریر کرو، پھر آگے سبق ہو گا۔ میں نے استاد کے سامنے پچھلے سبق کی تقریر کی، استاد صاحب نے فرمایا: ہاں فلاں لفظ کا کیا مطلب ہے، میں نے اسکا مطلب بیان کیا، پھر استاد صاحب نے فرمایا: ہاں مجھے یہ ذہن میں آ رہا تھا کہ فلاں لفظ کا مطلب تم سمجھے بھی ہو کہ نہیں۔ تو اس طرح استاد صاحب مہربانی فرمایا کرتے تھے۔

پھر میں گھر آ گیا تھا۔ استاد صاحب سے پوچھا کہ میں کونسی کتابیں لے آؤں تو آپ نے فرمایا: ''فضل الرحمٰن تو نے میری خدمت بہت کی ہے میں تجھے سبق پڑھاؤں گا۔'' پھر استاد نے سبق نہیں پڑھائے تھے، کیونکہ آپ بہت بیمار ہو گئے تھے، میں پھر علامہ غلام محمد تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھنے کے لیے جامعہ خیر المعاد ملتان آ گیا تھا۔ میں نے استاد

صاحب سے پوچھا تھا کہ آپ کے شاگروں میں سے کس کے پاس پڑھوں؟ تو استاد صاحب نے غلام محمد تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا تھا۔ میں آپ کے پاس ایک سال رہا۔ ادھر ایک اور استاد تھے، محمد شفیع ان کا نام تھا، وہ درس والی مسجد میں امام تھے، میں نے ان سے خلاصۃ الحساب کتاب پڑھی تھی۔

جب میں استاد غلام محمد تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھتا تھا تو استاد **عطا محمد بندیالوی** رحمۃ اللہ علیہ بہت یاد آتے تھے، دل ہوتا کاش یہ سبق استاد پڑھاتے! کاش یہ مقام استاد سمجھاتے! ایک مرتبہ میں نے ایک مقام کا مطالعہ کیا دل میں آیا کہ کاش استاد ہوتے، یہ مقام استاد سمجھاتے، رات خواب میں استاد کو دیکھا ،وہی مقام ہے میں نے مطالعہ کیا ہوا تھا، اپنے مطالعہ میں بندہ کچھ نہ کچھ تو سمجھ جاتا ہے، استاد صاحب نے فرمایا: ”ہاں بھئی یہ مسئلہ اسی طرح ہے۔“ گویا میری تائید فرمائی کہ میں مقام صحیح سمجھا ہوں۔ پھر کئی مرتبہ خواب میں تشریف لاتے اور کچھ نہ کچھ پڑھاتے، یوں مجھے استاد کا یہ فرمان یاد آتا تھا کہ ” فضل الرحمٰن تو نے میری خدمت بہت کی ہے میں تجھے ضرور سبق پڑھاؤں گا۔“

سراجی میں نے بڑے استاد عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی ہوئی تھی ڈھوک ڈھمن میں، جہاں اس وقت آپ کا مزار شریف ہے، یہی وہ جگہ ہے جہاں استاد صاحب مجھے سبق پڑھاتے تھے۔ جب میں خیر المعاد میں پڑھتا تھا تو استاد عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ جو کہ مدرسہ عبیدیہ اسلامیہ رحمانیہ ملتان کے مہتمم تھے اور علم الفرائض (علم میراث) میں بہت ماہر تھے، آپ کے پاس حاضر ہوا اور ۱۴ دنوں میں آپ سے علم میراث عملی مشقوں کے ساتھ پڑھا۔ سارا سال آپ کے پاس سراجی کا سبق شروع رہتا تھا۔ علماء و مفتیان کرام خاص

میراث پڑھنے آپ کے پاس آتے تھے۔ آپ شیخِ کامل بھی تھے، آپ کی طبیعت نے بھی مجھے بہت متاثر کیا۔ آپ کا وصال ہو چکا ہے، میرا شوق ہے کہ میں آپ کی قبر پر حاضری دوں ان شاء اللہ ضرور حاضری دوں گا۔

سوال: استاذ العلماء علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کا انداز تدریس کیسا تھا؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: استاد صاحب پوری تیاری کے ساتھ تشریف لاتے تھے، بغیر مطالعہ کے سبق نہیں پڑھاتے تھے۔ سبق کا آغاز ہوتا تو سب سے پہلے طالب علم عبارت پڑھنا شروع کرتا اور جہاں مسئلہ ختم ہوتا وہیں رک جاتا پھر استاد صاحب اس متن کی تقریر فرماتے، اسے فی الفور سوال و جواب کے انداز میں ترتیب دیتے، اس کے بعد طالب علم سے انہیں الفاظ کو دہرانے کا کہتے، طالب علم کو تقریر کرنے میں کہیں رکاوٹ ہوتی تو پھر سے دوبارہ تقریر کرتے، پھر طالب علم تقریر کرتا حتی کہ سبق مستحضر ہو جاتا تھا۔ پھر عبارت کا ترجمہ ہوتا بعد ازاں اگلے مسئلہ کے طالب علم عبارت پڑھتا اور اسی طرح تقریر کا سلسلہ رہتا۔ استاد صاحب تدریس میں اجتہاد کے درجہ پر فائز تھے، میں نے اس طرح کا انداز کسی استاد کا نہیں دیکھا۔ بس وہ بہت بڑے استاد تھے، ان سے علوم و معارف کے حوالے سے ہم نے سب کچھ سیکھا، انہوں نے طالب علمی بھی سکھائی اور علم کی قدر و منزلت گھول گھول کر ہمارے دلوں میں ڈال دی۔

سوال: خیر المعاد میں ایک سال پڑھنے کے بعد آپ نے کہاں کا رخ کیا؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: اس کے بعد میں علامہ عبید اللہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھنے کوئٹہ چلا گیا۔

سوال: ان کے بارے میں آپ کو کس نے بتایا؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: استاد عبید اللہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے کتابوں پر حواشی تھے، یوں آپ مشہور ہی تھے۔ آپ علامہ مہر محمد اچھروی رحمۃ اللہ علیہ (استاد علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ) کے شاگر تھے، آپ ان کے پاس مدرسہ فتحیہ اچھرہ لاہور میں پڑھتے تھے۔

سوال: وہاں آپ نے کونسی کتابیں پڑھیں اور کتنے سال رہے۔

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: تقریبا ایک سال وہاں رہا، جب میں وہاں پہنچا تو پچیس دن تک ایسے ہی بیٹھا رہا، استاد نے مجھے دیکھا ہی نہیں، جب میں نے عرض کی تو انہوں نے فرمایا: ”ہاں میں یہ دیکھ رہا تھا کہ کیا آپ طالب علم ہیں؟“

استاد عبید اللہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ سے رسالہ قوشجیہ، سبع شداد، تصریح شرح چغمینی، بیست باب اور دیوان حافظ پڑھی ان کے علاوہ ترمذی شریف جزو ثانی، جزو اول استاد عطاء محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھ چکا تھا، بخاری شریف بھی جہاں تک پڑھ چکا تھا اس کے آگے سے جاری تھی، ان کے علاوہ باقی کتب حدیث بھی پڑھیں۔ استاد عبید اللہ صاحب جلدی جلدی پڑھاتے تھے، بڑے استاد مولانا عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ بحثیں کرتے تھے، یہ دونوں کی تدریس میں نمایاں فرق تھا۔

سوال: کیا استاد عبید اللہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ اردو میں پڑھاتے تھے؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: استاد عبید اللہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ اردو، فارسی، پشتو نیز عربی میں بھی پڑھاتے تھے کیوں کہ عربستان سے بھی لوگ آتے تھے۔ فارسی تو استاد کی

مادری زبان تھی ۔جب میں واپس آ گیا تھا تو استاد عبید اللہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ سے میری خط و کتابت بھی رہی تین خط استاد کے میرے پاس آئے اردو، عربی، فارسی اور پشتو میں ہیں، استاد نے مجھے بڑے القاب دیئے ہیں مجھے حیا آتی ہے کہ میں اس قابل کہاں؟

سوال: آپ نے طلب علمی کا زمانہ گزارا، اس وقت کے اور آج کے طالب علم میں کیا فرق ہے؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: طالب علم تو رہیں گے، بعد والے پہلے والوں سے سبقت بھی کر سکتے ہیں محنت کی ضرورت ہے، بہر حال اُس وقت طلبہ محنت زیادہ کرتے تھے، بڑے استاد **عطا محمد بندیالوی** صاحب فرماتے تھے: ”جب ہم پڑھتے تھے تو ہمارے ذہن میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ ہم مدرس بنیں گے، بس علم کو پڑھا، علم کے لیے پڑھا، جب فارغ ہوئے تو اساتذہ نے فرمایا: بیٹھو پڑھاؤ۔“ اب جو طالب علم ہیں ان کے ذہن تقسیم ہو گئے ہیں جیسے ہمارے نصاب بدل گئے ہیں اور ہم منقسم ہو گئے ہیں مثلاً میرے مدرسے کے نصاب اور دیگر مدارس کے نصاب میں فرق ہے۔ ان کے طلبہ میرے مدرسے میں مشکل پڑھیں۔ پہلے ایک نصاب تھا، جو کراچی میں پڑھایا جاتا تھا وہی بندیال شریف میں پڑھایا جاتا تھا، پہلے تنظیمیں نہیں تھیں، اب طلبہ کا ذہن یہ ہے کہ تنظیم کی سند مل جائے گی تو کہیں نوکری لگ جائے گی ،اُس وقت محنت زیادہ تھی، ایک جانب ذہن تھا، اب اذھان منقسم ہو گئے ہیں۔

سوال: آپ کن سے بیعت ہیں؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: میری پہلی بیعت حضرت مولانا خان محمد تونسوی رحمۃ

اللہ علیہ سے تھی، ان کے وصال کے بعد میں چھوٹے لالہ جی پیر سید عبد الحق گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوا کیونکہ میرے استاد علامہ **عطا محمد بندیالوی** رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت گولڑہ شریف سے بہت تھی اور آپ تاجدار گولڑہ حضور سید پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔

سوال: فی زمانہ جو مدارس کا نصاب ہے اسے درس نظامی کہا جائے یا درس جدید کہا جائے؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: یہ اچھا سوال ہے، اس کو کیا کہیں گے؟ میں بندیال شریف حاضر ہوا تھا کچھ سال قبل، وہاں ایک میٹنگ ہوئی تھی نصاب کے حوالہ سے، جس میں علامہ ظفر الحق بندیالوی، مولانا حسین علی بندیالوی، مفتی طیب صاحب اور میں شریک تھا۔ اس وقت میں نے تنظیم المدارس کا نصاب دیکھا تو کافی حد تک قدیم نصاب کی کتابیں تنظیم المدارس کے نصاب میں موجود ہیں، چونکہ بندیال شریف میں اب تنظیم المدارس کا نصاب رائج ہے اس لیے ہم نے اس نصاب میں کچھ مزید کتابوں کا اضافہ کرکے بندیال شریف کا نصاب ترتیب دیا۔ بہر حال یہ مسئلہ موجود ہے کہ کتابیں پوری نہیں پڑھائی جاتیں جس سے استعداد پیدا نہیں ہوتی۔

ہمارے اساتذہ کی عادت تھی جو کتاب شروع کراتے مکمل پڑھاتے تھے، بہت کم کتب ہین جن کے مقام درس متعین ہیں، ہمارے استاد علامہ **عطا محمد بندیالوی** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہم خواجہ غلام حسن سواگ سے ملاقات کے لیے ان کے پاس پہنچے، خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ میری عادت ہے کہ جو کتاب شروع کرواتا ہوں مکمل پڑھاتا ہوں۔ استاد صاحب یہ بیان کرکے فرماتے: ”خواجہ صاحب ہماری تائید کر گئے ہم بھی جو کتاب شروع کرواتے ہیں مکمل پڑھاتے ہیں۔“

سوال: اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی عقیدت کب سے ہے؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم دین تھے، ہمارے استاد عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کے ساتھ بہت عقیدت تھی، استاد مولانا کریم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو انہیں کے سلسلۂ درس سے فیض یافتہ تھے کیونکہ آپ محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے اور وہ مولانا حکیم امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کے توسط سے اعلی حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلۂ درس سے وابستہ تھے۔ یہ عقیدت ہمارے گھر کی ہے، یہ ایک ہی راستہ ہے، ایک ہی چشمہ ہے، میری ان کے ساتھ عقیدت اس لیے بھی ہے وہ بہت بڑے فقیہ تھے، اپنے دور کے امام ابو حنیفہ تھے ان کا ثانی ان کے زمانہ میں کوئی نہیں۔ ان کے فتاوی جیسا ہمیں فتاوی نہیں ملتا۔

سوال: آپ نے تدریس کا آغاز کب اور کہاں سے فرمایا؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: تدریس کی ابتدا ۱۹۹۴ء میں نورانی دار العلوم ڈیرہ اسماعیل خان سے کی، وہاں تقریباً پانچ سال پڑھایا۔ وہاں طالب علم مطالعہ نہیں کرتے تھے، محنت نہیں کرتے تھے یہ ایک وجہ بنی اس دار العلوم کو چھوڑنے کی، دوسرا یہ کہ امیر گھرانے کے بچے وہ وہاں پڑھنے نہیں آتے تھے تو مجھے غیرت آئی کہ ان دنیاداروں کے بچے کالج اور ہونیورسٹی میں پڑھیں اور مدارس میں فقط غریبوں کے بچے آئیں، میں نے کہا کہ اب اس شہر میں بھی نہیں رہنا جہاں کے بچے دین پڑھنے نہیں آتے تھے۔

پھر میں تحصیل "پروآ" آگیا اور سات سال عید گاہ فریدیہ میں پڑھایا۔ اس کے بعد جہاں اب جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ کی عمارت واقع ہے یہ جگہ خریدی، یہ چھ کنال اور چودہ

مرلے کی جگہ ہے، تقریباً اس جگہ پڑھاتے ہوئے چودہ سال ہو گئے۔ یہاں تقریباً تین سو سے زائد طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

سوال: آپ نے فتوی لکھنا کب سے شروع کیا؟ نیز آپ کو فتوی لکھنے کی اجازت کن صاحب سے ہے؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: بندیال شریف کے مفتی طیب ارشد صاحب مجھ سے فرمایا کرتے تھے کہ "فتوی لکھا کرو ضرورت ہے"۔ پھر جب نورانی دار العلوم میں پڑھاتا تھا تو ساتھ ساتھ فتوی بھی لکھا کرتا تھا، وہاں مفتی عارف الحسن صاحب مجھ سے فتوی لکھواتے تھے۔ جہاں تک اجازت کا تعلق ہے تو مجھے مفتی محمد کریم بخش صاحب سے فتوی لکھنے کی اجازت ہے۔

سوال: آپ کی ازدواجی زندگی کا آغاز کب ہوا؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: میری شادی ۱۹۹۶ء میں ہوئی اور اب الحمد للہ پانچ صاحبزادیاں ہیں اور تین صاحبزادے ہیں ضیا حسن، حسین اور علی احمد۔

سوال: آپ جب تحصیل علم کے بعد اس علاقہ (پروآ) میں آئے تو اہلسنت کے مدارس کا کیا حال تھا؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: یہاں وہابیت بہت زیادہ تھی، ڈیرہ اسماعیل خان شہر میں مدارس انہیں کے تھے، تحصیل کلاچی، تحصیل چودھوان دیگر علاقوں میں مدارس انہیں کے تھے۔ لوگ بھی فتوے کے لیے ان کی طرف جاتے تھے، پھر سیاسی سطح پر بھی یہ لوگ مضبوط تھے تو لوگ دنیاوی امور اور حاجات میں بھی انہی سے رجوع کرتے تھے، لیکن

اہلسنت کا کام بہت کم تھا، مدارس نہیں تھے، مفتیان کرام بھی نہیں تھے، یہاں تک کہ ختم پڑھنے کے لیے بھی لوگ نہیں تھے۔ اب الحمد اللہ مدارس بھی ہوگئے، مفتیان کرام بھی ہیں، سیاسی سطح پر بھی اہل سنت، مضبوط ہو رہے ہیں۔

سوال: بعض طلبہ دوران طالب علمی مختلف نوافل اور ظائف پڑھتے رہتے ہیں جیسے درود پاک، دلائل خیرات وغیرہ عملیات اور تصوف کی طرف زیادہ رجحان ہوتا ہے، آپ کیا فرماتے ہیں کہ ان معاملات میں طلبہ کو کیا کرنا چاہیے؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: استاد عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے تھے کہ پہلے مشائخ طالب علموں کو بیعت نہیں کرتے تھے اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کا ذکر فرماتے تھے کہ آپ طالب علمی میں حضرت پیر سیال خواجہ شمس الدین سیالوی سے بیعت ہوئے تھے، اگر دن میں ملاقات کے حاضر ہوتے تو خواجہ صاحب فرماتے تھے: "بس صاحبزادہ صاحب زیارت ہوگئی اب جاؤ علم پڑھو"۔ اپنے پاس رہنے نہیں دیتے تھے۔ ہاں رات میں حاضر ہوتے تو رکنے کی اجازت ہوتی۔

کھڈ شریف میں جب میں استاد عطا محمد بندیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھ رہا تھا تو ایک رات استاد صاحب نے مجھے نوافل پڑھتے دیکھ لیا، سویرے جب سبق شروع ہوئے تو استاد نے فرمایا: "بھئی یہ تو نوافل پڑھتا رہتا ہے۔" پھر فرمایا کہ "طالب علمو! تمہارے دو کام ہیں ایک کام یہ ہے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھو اور دوسرا یہ کہ سبق یاد کرو۔"

سوال: آج کل تو مزارات وغیرہ پر بھی طلبہ زیادہ جاتے ہیں۔

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: طلباء کے لیے طالب علمی کا وقت زیادہ اہم ہے

"الاھمُ فالاھمُ" کالحاظ رکھنا چاہیے۔ ہر چیز کا ایک وقت ہے، بیعت اور وظائف ایسی روحانی چیز ہیں کہ اشتیاق ہوتا ہے، وظیفہ کا پڑھنے کے لیے دل کرتا ہے، پھر اچھے اچھے خواب آنے لگ جاتے ہیں، یوں یہ سب پھر حصول علم میں موانع بن جاتے ہیں۔

میں جب کمبوہ شریف میں پڑھتا تھا۔ تو ایک بار خواجہ سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوا تھا، جب میں واپس مدرسہ آیا تو استاد ابوالحسن صاحب نے فرمایا:" شیطان کہتا ہے تو صوفی بن، لیکن عالم نہ بن۔"

استاد محمد کریم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ ہم محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھتے تھے، ہماری کلاس میں ایک طالب بڑی اچھی نعت پڑھتا تھا، محدث صاحب نے ایک دن فرمایا کہ نعت پڑھو، اس نے نعت پڑھی آپ پر گریا طاری ہوگیا، محدث صاحب پر جب گریہ طاری ہو جاتا تھا تو آپ تشریف لے جاتے تھے، یوں اس دن ہمارا سبق نہیں ہوا، دوسرے دن جب تشریف لائے تو پہلے پہلے ارشاد فرمایا:" دوبارہ ہمیں نعت نہ سنانا، تو نے ہمیں بے کار کر دیا، کام کرو بس کام کرو۔"

اساتذہ فرماتے تھے:" طالب علمو! بس سبق پڑھو، ادھر ادھر زیادہ نہ جاؤ، جب بندہ علمِ شریعت حاصل کرلیتا ہے تو صاحبِ شریعت بن جاتا ہے، عمل کرکے صاحب طریقت بن جاتا ہے۔" طالب علم مزارات پر چلے جاتے ہیں اسباق چھوڑ کر، احتراماً ہم کہتے ہیں کہ وقت ضائع نہیں کیا کہ ثواب کے لئے جاتے ہیں لیکن جو مقصد ہے اس کے لیے وقت ضائع کرتے ہیں تو" الاھمُ فالاھمُ" کی رعایت کرنی چاہیے۔

سوال: آپ کا تعلق سیاست سے بھی ہے، گزشتہ عام انتخابات میں بھی حصہ لیا تھا، کیا وجہ بنی سیاست میں آنے کی؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: ہمارے استاد عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ وہ ہر لحاظ

سے جامع تھے، ہماری توجہ کو ہر طرف لے جاتے تھے، اسی طرح وہ ملکی حالات و واقعات پر گہری نظر رکھتے تھے، اس لحاظ سے ہماری تربیت بھی فرماتے تھے۔ مجھے سیاست کا شوق نہیں ہے، بس ضرورت سمجھ کر اس میں قدم رکھا ہے، میں چاہتا ہوں کہ جتنا ہو سکے دین کا کام کروں، ورنہ آج کی سیاست تو بس ایسی ہی ہے۔ اگر سیاسی حوالے سے میں کچھ کام کر رہا ہوں تو فقط دین کے لیے ہے دنیاوی مقصد کوئی نہیں۔

سوال: آخر میں آپ علماء کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

مفتی فضل الرحمن بندیالوی صاحب: علماء کو چاہیے مدارس کو مضبوط کریں، مدارس کی وضع صرف اس لیے ہے کہ یہاں علماء پیدا کیے جائیں، ہمیں بنیاد کو دیکھنا چاہیے کہ مدارس کی وضع کس لیے ہے؟ قوم کا پیسا خرچ ہو رہا ہے یہ کس لیے ہے؟ یہ صرف اس لیے کہ دین کے علماء پیدا ہوں، تا کہ ہماری دینی ضرورت پوری ہو۔ باقی رہ گئے ہمارے تعلیمی ادارے، یونیورسٹیز، کالجز ، اسکولز تو جو طبقہ وہاں جانا چاہے جائے لیکن اس جگہ صرف یہی ہے کہ عالم بنے، تا کہ ماہر عالم میسر ہوں، تا کہ دین کی صحیح ترجمانی ہو سکے۔

حکومت سے بھی مطالبہ ہے کہ جس طرح اوروں کو منصب دیے جاتے ہیں علماء کو بھی دیے جائیں تا کہ دینی ضرورت کو سرکاری سطح پر پورا کیا جاسکے، اب دیکھ لیں طویل مسافت طے کرنے کے بعد بھی ہمیں ماہر عالم دین میسر نہیں۔ چالیس میل کے اندر ایسا عالم دین جو دین کو تفصیلی طور پر سمجھتا ہو، ہونا فرض کفایہ ہے، تا کہ اس علاقے کے لوگوں کو جو مسئلہ شریعت کا پیش آئے وہ اس کے پاس آئیں، وہ دینی کتابوں کا مطالعہ کر کے صحیح دلیل کے ساتھ ان کو مسئلہ بیان کرے، اگر ایسا بندہ نہ ہو تو اس علاقہ کے لوگ گنہگار ہوں گے، اور ایسا گناہ جیسے ایک واجب کو ترک کرو تو گناہ ہوتا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ مدارس کو مضبوط کریں اور ماہر علماء معاشرے کو فراہم کریں۔ (ختم شد)

جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ کا نصابِ تعلیم

ضلع خوشاب کے ایک گاؤں "بندیال" میں تلمیذ علامہ فضل حق خیر آبادی علامۃ الدھر علامہ ہدایت اللہ خان جونپوری کے شاگرد رشید فقیہ العصر استاذ العلماء علامہ یار محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۱۰ء میں "جامعہ مظہر یہ امدادیہ" کی بنیاد رکھی اور کئی سالوں تک خود اس جامعہ میں تدریس فرماتے رہے۔ آپ کی مایہ ناز تدریس کے سبب بر صغیر کے طول و عرض بلکہ کابل اور غزنی سے بھی تشنگان علم جامعہ مظہر یہ امدایہ کا رخ کرنے لگے۔ اس عرصہ میں شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی، استاذ الکل علامہ عطا محمد بندیالوی، علامہ فتح محمد گولڑوی، علامہ عبد الحق پیر زئی اور علامہ صاحبزادہ محمد عبد الحق بندیالوی جیسے یکتائے روز گار شخصیات نے حضرت فقیہ العصر سے اکتساب علم کیا۔

حضرت فقیہ العصر کے وصال کے بعد آپ کے تلمیذ رشید عطاء الملت و الدین ملک المدرسین حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس جامعہ کو چار دانگ عالم میں متعارف کروایا۔ آپ نصف صدی تک تدریس فرماتے رہے اور تشنگان علوم کی پیاس بجھاتے رہے، پچاس سے زائد شیوخ الحدیث آپ نے اس امت کو دیے، آپ کی شاندار تدریس اور اچھوتے اسلوب تدریس کی وجہ سے درس نظامی کی تعلیم نے ایک خاص رنگ اختیار کیا جسے درس نظامی بندیالوی کہا جاتا ہے۔

درس نظامی بندیالوی در حقیقت خیر آبادی نظامِ درس کا ایک حصہ ہے جس میں طلبہ میں

استعداد اور قابلیت پیدا کی جاتی ہے کہ وہ بہ نظر دقیق ہر چیز کا تجزیہ کریں، مقلد محض بن کر نہ رہیں بلکہ اپنے اندر مجتہدانہ صلاحیت پیدا کریں۔ اس درس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ استاد اور شاگرد دونوں کے لیے درس سے قبل زیرِ درس کتاب کا بقدر درس مطالعہ ضروری ہے اور اس بات کا اس قدر اہتمام کیا جاتا ہے کہ ابتدائی کتب کے درس سے پہلے بھی اساتذہ نے مقام درس کا مطالعہ خود پر فرض کیا ہوا ہے، گرچہ وہ کتب وہ کئی بار پڑھا چکے ہوں کیونکہ بغیر مطالعہ کے سبق پڑھانا ان کے نزدیک گناہِ کبیرہ کی طرح ہے۔

ملک المدرسین امام علم و فن حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی کے تلمیذ رشید اور آپ کی تدریسی روایات کے امین شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ ابو الفیض مفتی محمد فضل الرحمن بندیالوی گزشتہ ستائیس سال سے اپنے استاد محترم کی طرح درس و تدریس فرما رہے ہیں، علم و فن کی ادقّ کتب پڑھانے اور مشکل ترین ابحاث کو سہل انداز میں سمجھانے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں، یہ کہنا بجا ہو گا کہ اس زمانہ میں کسی نے حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی کا انداز تدریس دیکھنا ہے تو اسے چاہیے کہ حضرت علامہ ابولفیض مفتی محمد فضل الرحمن بندیالوی حفظہ اللہ کی بارگاہ میں زانوئے تلمذ تہہ کرے۔

آپ کے قائم کردہ ادارے جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ کے نصاب تعلیم میں وہ تمام کتب شامل ہیں جو درس نظامی بندیالوی کا حصہ ہیں اور ان کی تدریس حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ ان کے علاوہ اس جامعہ میں فارسی زبان بھی سکھائی جاتی ہے جو اب اکثر مدارس میں داخلِ نصاب نہیں ہے، نیز اخلاقی اور روحانی تربیت کے لیے مولانا روم، شیخ سعدی، مولانا جامی اور مجدد الف ثانی کی کتب بھی داخل نصاب ہیں۔

قارئین کی دل چسپی کے لیے آئندہ صفحات میں جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ کے نصاب تعلیم کو بالترتیب درج کیا جا رہا ہے۔

کتب		فنون
تفسیر بیضاوی	تفسیر جلالین	تفسیر
صحیح البخاری	مشکوٰۃ المصابیح	حدیث
جامع الترمذی	صحیح مسلم	
سنن ابن ماجہ	سنن ابی داؤد	
شرح معانی الآثار	سنن نسائی	
موطا امام مالک	موطا امام محمد	
	شرح نخبۃ الفکر	اصول حدیث
منیۃ المصلی	مالابد منہ	فقہ
قدوری	نور الایضاح	
شرح وقایہ	کنز الدقائق	
در مختار	ھدایہ	
	سراجی	
نور الانوار	اصول شاشی	اصول فقہ
مسلم الثبوت	حسامی	
الاشباہ والنظائر	توضیح تلویح	
خیالی	شرح عقائد	علم کلام
	امور عامہ میر زاہد	

بلاغت	مختصر المعانی	مطول
منطق	صغری	اوسط
	کبری	ایساغوجی
	قال اقول	مرقات
	میر ایساغوجی	شرح تہذیب
	قطبی	میر قطبی
	ملا حسن	ملا جلال میر زاہد
	رسالہ قطبیہ میر زاہد	قاضی مبارک
	حمد اللہ	
صرف	میزان الصرف ومنشعب	پنج گنج
	صرف میر	علم صیغہ
	زرادی	زنجانی
	قانونچہ کھیوالی	دستور المبتدی
	قانونچہ عجیبہ	فصول اکبری
	مراح الارواح	شافیہ ابن حاجب
نحو	نحو میر	شرح مائۃ عامل
	ھدایۃ النحو	شرح قطر الندی
	کافیہ	الفیہ ابن مالک

	شرح جامی	تکملہ سیالکوٹی
	ملا عبد الغفور	متن متین
فلسفہ	میبذی	صدرا
	شمس بازغہ	
ہندسہ وحساب	اقلیدس	خلاصۃ الحساب
علم عروض	محیط الدائرۃ	
علم مناظرہ	مناظرہ رشیدیہ	
فارسی	فارسی قاعدہ	اکرام القواعد
	کریما	پند نامہ
	نام حق	بدائع منظوم
	تحفۃ نصائح	گلستان
	بوستان	یوسف زلیخا
	دیوان حافظ	سکندر نامہ بری بحری
	شاہ نامہ فردوسی	مثنوی مولوی معنوی
	مکتوبات مجدد الف ثانی	

جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ کے فضلاء کرام

سن ۲۰۱۳ میں جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ سے ۶۴ طلبہ کرام نے سند فراغت حاصل کی، اس وقت یہ طلبہ ملک پاکستان کے مختلف شہروں اور علاقوں میں دین متین کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔

۱۔ مولانا سید محمد شعیب شاہ گیلانی ڈیرہ اسماعیل خان

۲۔ مولانا سید حسن علی شاہ گیلانی بھکر

۳۔ مولانا سید محمد اقبال شاہ کوئٹہ

۴۔ مولانا سید علی اکبر شاہ بھکر

۵۔ مولانا مقبول احمد نقشبندی پاکپتن شریف

۶۔ مولانا رب نواز نقشبندی تحصیل پروآ

۷۔ مولانا محمد وارث علی شیخوپورہ

۸۔ مولانا عبد الرازق کوئٹہ

۹۔ مولانا محمد علی خان پیزو

۱۰۔ مولانا محمد عمران پہاڑپور

۱۱۔ مولانا سیف الرحمٰن چودھوان

۱۲۔ مولانا قاری نذیر احمد سیالوی راولپنڈی

۱۳۔ مولانا ظہور احمد بورے والا

۱۴۔ مولانا محمد یونس تونسوی تونسہ شریف

۱۵۔ مولانا عارف اللہ ڈیرہ اسماعیل خان

۱۶۔ مولانا محمد اعظم ڈیرہ اسماعیل خان

۱۷۔ مولانا مجیب الرحمٰن چودھوان

۱۸۔ مولانا فتح اللہ ظفری تحصیل کلاچی

۱۹۔ مولانا غلام مرتضٰی قادری کوٹ ادو

۲۰۔ مولانا احسان اللہ مہاروی ڈیرہ اسماعیل خان

۲۱۔ مولانا عبدالکریم جلالی مظفر گڑھ

۲۲۔ مولانا محمد صفدر تحصیل پروآ

۲۳۔ مولانا ثناء اللہ تحصیل پروآ

۲۴۔ مولانا طالب حسین سندھ

۲۵۔ مولانا محمد معاذ رضا تحصیل پروآ

۲۶۔ مولانا امداد علی سیالکوٹ

۲۷۔ مولانا سعید احمد کشمیر

۲۸۔ مولانا عبدالرؤف مظفر گڑھ

۲۹۔ مولانا محمد نصر اللہ تحصیل جام پور

۳۰۔ مولانا محمد کلیم اللہ اویسی لودھراں

۳۱۔ مولانا محمد عرفان تحصیل پروآ

۳۲۔ مولانا غلام مرتضیٰ بورے والا

۳۳۔ مولانا محمد فیاض گوجرانوالہ

۳۴۔ مولانا محمد علی ڈیرہ اسماعیل خان

۳۵۔ مولانا عزیز احمد خان لکی مروت

۳۶۔ مولانا محمد امتیاز وہاڑی

۳۷۔ مولانا غلام عباس پپلاں شریف

۳۸۔ مولانا عمر فاروق ڈیرہ غازی خان

۳۹۔ مولانا محمد رفیق تحصیل پروآ

۴۰۔ مولانا بلال احمد تحصیل پروآ

۴۱۔ مولانا محمد یعقوب ڈیرہ غازی خان

۴۲۔ مولانا محمد ہاشم احمد پور شرقیہ

۴۳۔ مولانا غلام جیلانی تحصیل پروآ

۴۴۔ مولانا سجاد احمد گوجرانوالہ

۴۵۔ مولانا محمد الیاس خان پنیالہ شریف

۴۶۔ مولانا محمد شاہ نواز بھکر

۴۷۔ مولانا محمد رب نواز تونسہ شریف

۴۸۔ مولانا محمد انس کراچی

۴۹۔ مولانا محمد ساجد کراچی

۵۰۔ مولانا محمد نذیر کراچی

۵۱۔ مولانا غلام مصطفیٰ ڈیرہ غازی خان

۵۲۔ مولانا محمد ساجد ڈیرہ اسماعیل خان

۵۳۔ مولانا عبدالقیوم تحصیل پروآ

۵۴۔ مولانا محمد توقیر الحسن راولپنڈی

۵۵۔ مولانا محمد عبداللہ تحصیل پروآ

۵۶۔ مولانا محمد وقارالزماں لکی مروت

۵۷۔ مولانا مشتاق احمد تحصیل کلاچی

۵۸۔ مولانا مقبول احمد تحصیل پہاڑپور

۵۹۔ مولانا محمد معراج خالد کوٹ ادو

۶۰۔ مولانا محمد زاہد وہاڑی

۶۱۔ مولانا محمد شوکت تحصیل پروآ

۶۲۔ مولانا محمد منیر ڈیرہ غازی خان

۶۳۔ مولانا محمد اعظم چوک منڈا

۶۴۔ مولانا عرفان اخلاقی

ملفوظات امین علوم بندیالوی

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین کی بنیادیں ہیں جو ان میں کلام کرے وہ دین کی بنیادیں اکھاڑنا چاہتا ہے۔
- ہم کسی ایسے بندہ کو پیر نہیں مانتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کے بارے میں ذرہ برابر نقص کا اعتقاد رکھے بلکہ ہم ایسے شخص کا جنازہ بھی نہیں پڑھیں گے۔
- اختلاف سے برکتیں اٹھ جاتی ہیں اس وقت امت میں اختلاف ہے اس وجہ سے برکات نہیں۔
- سیاست کا مطلب ہے نظام چلانا، ایک عالم دین ہی اسلام کے نور سے معاشرے کا بہترین نظام چلا سکتا ہے۔
- اسلام نے ماضی میں ترقی کی ہم ماضی کی طرف محتاج ہیں۔
- علم پڑھو! جو علم پڑھے گا وہ آسمانوں کی سیر کرے گا۔
- اگر قبر میں درس دینے کا اذن ہو تو میں اللہ تعالی سے دعا مانگتا ہوں کہ مجھے بعد از موت قبر میں علم پڑھانے کی اجازت دے۔
- مدارس میں بدعات بہت ہو گئی ہیں ہم نے محنت کرنی ہے اور افراد (ماہر علماء) پیدا کرنے ہیں۔

جامعہ کا بیرونی منظر

جامعہ کا اندرونی منظر

امین علومِ بندیالوی کی مسندِ افتاء

جامعہ کا مطبخ

زیرِ تعمیر دارالحدیث

دارالاقامہ
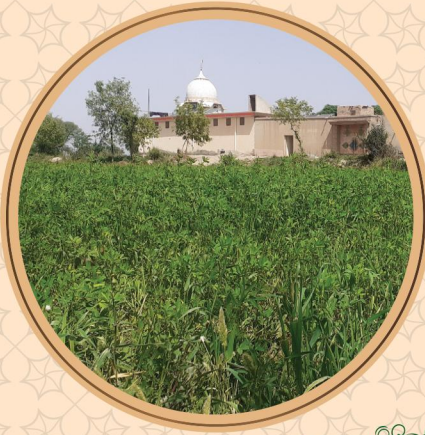
اپیل

جامعہ منظر الاسلام حنفیہ غوثیہ بستی خیر آباد تحصیل پروآ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان قدیم درس نظامی کی عظیم درس گاہ ہے جہاں دینی تعلیم کے حصول کے لیے ملک پاکستان کے طول و عرض سے آئے ہوئے کم و بیش 300 طلباء رہائش پزیر ہیں، مخیر حضرات کی توجہ کے لیے چند بڑے مصارف درج ذیل ہیں۔

راشن، لکڑیاں، بجلی کا بل، سولر پینل، اساتذہ اور خادمین کے وظائف، دار الحدیث کی تعمیر، دار الاقامہ کے اخراجات، مدرسے سے متصل مسجد کے اخراجات وغیرہ

آپ کی دی ہوئی رقم یقیناً آپ کے لیے ثواب جاریہ ہو گی۔

BANK ACCOUNT DETAIL

HABIB BANK, PROVA, DERA ISMAIL KHAN
ACCOUNT TITLE: MUHAMMAD FAZL-UR- RAHMAN
ACCOUNT NUMBER: 7900012203
BRACNH CODE: 1189

EASY PAISA

NIC NUMBER FOR EASY PAISA: 12101-958008-5

مزید معلومات کے لیے رابطہ کریں: **0300-9097896 | 0347-5162515**